عربی زبان کو فروغ دینے کی اہمیت

☆پروفیسر حسین بانو

انسان وحیوان کی چلتی پھرتی فیکٹری میں ایک خودکار مشین اسکی زبان ہے جو دل ودماغ میں آئے ہوئے خیالات کی ترجمانی حیرت انگیز طور پر کرتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انسان کو مدنی الطبع بنایا ہے۔ وہ اپنی ضروریات دوسروں کی مدد کے بغیر پوری نہیں کرسکتا۔
اس لئے حق تعالیٰ نے اس کی زبان کو تمام جانوروں کی زبان سے ممتاز بنایا اور اس کو اظہار مقصد کیلئے لغات کی بڑی مقدار اور بیان کے مختلف طریقے سکھائے اور اس کی لغت کو اتنی وسعت عطا فرمائی کہ انسان اپنے مطلب کو مختلف الفاظ اور مختلف عنوانات سے ادا کرسکتا ہے اس نعمت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

خلق الانسان علمه البيان(۱)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے انسانی لغات اور ان کے اختلاف کو اپنی قدرت کاملہ کی نشانیوں مین بیان فرمایا

ومن اياته خلق السموٰت والارض واختلاف السنتكم والو انكم إن في ذالك لايت للعلمين(۲)

ترجمہ: انسانوں میں زبان کا اختلاف بلاشبہ قدرتی صنعت کاری کا اعلیٰ شاہکار ہے اور اس میں ہزاروں حکمتیں ہیں۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ نے مختلف زبانیں پیدا کیں ان میں سے عربی زبان کو وہ مقام عطا فرمایا جو کسی دوسری زبان کو نصیب نہ ہوسکا۔ اس لغت کی سب سے بڑی فضیلت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اسی زبان میں نازل ہوا۔

انا جعلنا ه قرناً عربياً(۳)

ترجمہ: امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان عربی ہے۔ اہل جنت بلکہ تمام کارپردازان حکومت الہیہ کی زبان بھی عربی ہے اس کے علاوہ عربی زبان کی فصاحت وبلاغت اور اسکی وسعت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زبان کا انتخاب ہی اس لئے فرمایا کہ وہ کل دنیا کی

☆ گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج ، بڈھی

زبانوں کے مقابلے میں ہر حیثیت سے بہتر اور افضل ہے

اہل لغت کہتے ہیں کہ عرب اور اعراب کے معنی فصاحت اور زبان آوری کے ہیں اور چونکہ اہل عرب اپنی زبان آوری کے سامنے تمام دنیا کو ہیچ سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے اپنے آپ کو "عرب" اور دنیا کی تمام قوموں کو عجم (زولیدہ بیان) کہہ کر پکارا

ابن جنی نے کہا کہ میں نے عربی لغت میں غور کیا تو اس کے عجائب وغرائب نے مجھے اس اعتقاد پر مجبور کر دیا کہ یہ کسی انسان کی ایجاد نہیں پھر جب روایات حدیث سے بھی اس کی تصدیق ہو گئی تو مجھے اس میں شبہ نہ رہا (۴)

اس بات میں بھی شبہ نہیں کہ انسان کی سب سے پہلی زبان عربی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ جنت میں حضرت آدمؑ کی زبان عربی ہی تھی۔ بہر حال جس طرح ہر حکومت کی کوئی ایک سرکاری زبان اور لغت ہوتی ہے۔ حکومت الہیہ کی سرکاری زبان بھی عربی ہے کہ سب سے پہلے انسان کو وہی سکھائی گئی اور بالآخر جنت میں پہنچ کر سارے انسانوں کی زبان وہی ہو جائے گی۔ بلکہ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہی برزخ کا پہلا امتحان اسی زبان میں ہوگا۔ آسمانی حکومت کے تمام کارگزار فرشتوں کی زبان بھی یہی ہے۔ عربی کی فضیلت وشرافت کیلئے اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب زبانیں روئے زمین پر پھیلتی ہیں۔ اور ان کے بولنے والے مختلف انداز واطوار کے لوگ ہوتے ہیں۔ تو لمبے عرصہ تک ان کی ابتدائی وحدت کو محفوظ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور وہ مختلف بولیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں یہ قانون فطرت عربی زبان پر بھی صادق آتا ہے اسلام کچھ ہی عرصہ کے بعد جزیرہ عرب سے نکل کر دور دراز کے علاقوں تک پھیل گیا تھا۔ اور اس کے نتیجے میں دوسری قوموں کی زبانوں سے دخیل الفاظ کا ریلا آ گیا۔

عربی زبان نہایت وسیع ہے لیکن تمدن اور اسباب معاشرت کے حوالہ سے مختلف الفاظ عربی زبان میں شامل ہو گئے جو روم اور ایران سے مستعار لے لئے گئے دلچسپی کیلئے کچھ الفاظ کا جائزہ لیتے ہیں سکہ کیلئے ایک لفظ بھی موجود نہیں ہے "درہم" اور "دینار" دونوں غیر زبان کے الفاظ ہیں۔ "درہم" یونانی لفظ "درخم" ہے اور یہ وہی لفظ ہے جو انگریزی میں ڈرام ہو گیا۔ چراغ معمولی چیز ہے۔ تاہم

اس کیلئے عربی میں کوئی لفظ نہ تھا۔ چراغ کو لے کر سراج کرلیا گیا۔ پھر ایک مصنوعی لفظ بنایا مصباح یعنی ایک آلہ جس سے صبح بنالی جاتی ہے۔ کوزہ کے لئے کوئی لفظ نہیں، کوزہ کو کوز کرلیا ہے۔ لوٹے جو ابریق کہتے ہیں۔ جو ''آب ریز'' کا معرب ہے تشت فارسی لفظ ہے اس کو عربی میں طست کرلیا ہے کرتہ کو عربی میں قرطق کہتے ہیں۔ یہ بھی فارسی ہے اسی طرح اردو زبان بھی مختلف لغات کا مجموعہ ہے۔ اس لئے نصوص میں ستر فیصد الفاظ (اردو) میں بھی مستعمل ہیں۔ مثلاً اللہ، رب، جنت، صلوۃ، مفسدین، ملت، مسجد، قیامت، حلال، غیب، صراط، بحر وغیرہ

ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ''عربی زبان کا اتنا علم حاصل کرنا جس سے ایک طالب علم عربوں کے خطاب اور تعبیر میں ان کے کلام کے مفردات کے معانی اور اسالیب کو سمجھ سکے۔ یہ علم وہ سیکھ کر یعنی عربی زبان کے علوم جیسے نحو، صرف، ادب، معانی اور بیان وغیرہ''

عربی زبان کا سیکھنا اس لئے بھی ضروری ہے کیونکہ شریعت کے نصوص عربوں کے زبان میں وارد ہوئے ہیں۔ اس لئے عربی زبان بہت اچھی طرح سیکھے بغیر ان نصوص کا سمجھنا اور ان کے احکام کا اخذ کرنا ممکن نہیں ہے۔

خصوصیت سے قرآن وسنت کے نصوص جو فصاحت اور بلاغت اور بیان کے انتہائی اعلیٰ معیار کے مطابق وارد ہوئی ہیں۔ اس لئے عربی زبان سے پوری واقفیت ہو۔ کیونکہ عربی زبان پر مہارت ہوگی تو اس قدر نصوص کو سمجھنے اور ان کے قریب وبعید کے معانی کے ادراک پر قدرت ہوگی۔ ہمیں عربی زبان کی ضرورت نہ صرف اپنے مذہب سے رشتہ قائم رکھنے کیلئے ہے بلکہ پورے عالم عرب کے ساتھ معاشی اور اقتصادی روابط بڑھانے کیلئے بھی ہم عربی کے محتاج ہیں لیکن اس کے باوجود نہ سرکاری سطح پر عربی کے فروغ کیلئے کوئی کوشش ہوئی اور نہ ہی پرائیوٹ سیکٹرز میں۔ حد تو یہ ہے کہ مدارس عربیہ جن کے نام سے بھی مترشح ہوتا ہے کہ انکا قیام عربی کے فروغ کیلئے ہے وہاں بھی ایک بڑی تعداد طلبہ کی عربی تکلم سے عاجز ہے اگرچہ ان مدارس کی برکات سے قدیم عربی سے مسلمانوں کا رشتہ قائم ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم عربی زبان کی مذکورہ فضیلت کے پیش نظر اسکو اپنی مذہبی ضرورت سمجھتے ہوئے اس کی نجی اور سرکاری سطح پر زیادہ سے زیادہ ترویج اور فروغ کی کوشش کریں۔

حواشی و حوالہ جات

(۱)سورۃ رحمٰن/ ۷

(۲)سورۃ روم/ ۷

(۳)سورۃ زخرف/ ۳۰

(۴)البلغۃ فی أصول اللغۃ/نواب صدیق حسن خان

☆سیرت النبیؐ،مطبوعہ دارالعلوم کورنگی،ج/۱،ص/۸۰/مفتی شفیع احمد صاحب

☆الوجیز،مطبوعہ بیروت فی اصول الفقہ عبدالکریم زیدان

منزل قریب ہے

کچھ غم نہیں ہے ، حق کہ جو باطل قریب ہے ہے باعث خوشی کے مقابل قریب ہے
گردانتے تھے جو حق کو آسان ٹارگیٹ خطرہ انہیں بھی ہوگیا مشکل قریب ہے
اہل جنوں نے اہل خرد پر جتا دیا اب مٹ رہے ہیں فاصلے منزل قریب ہے
اے ناخدائے امت مسلم بحرم نو ٹکراتا آندھیوں سے کہ ساحل قریب ہے
ہیں پھر بھی سر بدست روانہ بسوئے دار دیوانے جانتے ہیں کہ قاتل قریب ہے
کیوں کر نہ محو رقص ہو وقت فدائے جاں محبوب کے وصال سے بسمل قریب ہے
القدس تیری یاد وظیفہ ہے جان کا گو جسم تو ہے دور مگر دل قریب ہے
اب رہروان شوق کی رفتار دیکھ کر محسوس ہورہا ہے کہ منزل قریب ہے
جو کچھ گنوا چکے ،تو نہیں اس کا کوئی غم اے عزم شاد باش کہ منزل قریب ہے

(حاصل ثمنائی)